

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا سلمة، عن ابن إسحاق، عن بعض أهل العلم، عن وهب بن منبه: ﴿أَنَا عَلَيْكَ بِدءِ قَوْلٍ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾: يعني مجلسه^(١).

وقوله: ﴿وَلَا أُخَوُّ فِيهِ﴾: على ما فيه من الجواهر، ولا أخوُّ فيه. وقد قيل: أمين على فرج المرأة.

ذَكَرُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ

حدثني علي، قال: ثنا أبو صالح، قال: ثنى معاوية، عن علي، عن ابن عباس في قوله: ﴿وَلَا أُخَوُّ فِيهِ﴾. يقول: قوي على حمليه، أمين على فرج هذه^(٢).

وقوله: ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ﴾. يقول جل ثناؤه: قال الذي عنده علم من كتاب الله، وكان رجلاً فيما ذكر من بني آدم، فقال بعضهم: اسمه بليخا^(٣).

ذَكَرُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ

حدثنا محمد بن بشار، قال: ثنا ابن عثمة، قال: ثنا شعبة، عن بشر، عن

(١) ذكره أبو حيان في البحر المحیط ٧/٧٦.

(٢) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٩/٢٨٨٥ من طريق أبي صالح به نحوه، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ٥/١٠٨ إلى ابن المنذر بنحوه.

(٣) في ت ١، والدر المنثور ٥/١٠٩، وروح المعاني ٩/٢٠٥: «بليخا»، وكذا في بعض نسخ الفرطى ١٣/٢٠٥، وفي بعضها: «بليخا»، وفي البحر المحیط ٧/٧٦: «بليخا». والمثبت موافق لتفسير ابن كثير ٦/٢٠٢.

قتادة في قوله : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ . قال : كان اسمه بليخا^(١) .

حدثنا يحيى بن داود الواسطي ، قال : ثنا أبو أسامة ، عن إسماعيل ، عن أبي صالح في قوله : ﴿ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ : رجل من الإنس^(٢) .

حدثنا ابن عرفة ، قال : ثنا مروان بن معاوية الفزاري ، عن العلاء بن عبد الكريم ، عن مجاهد في قول الله : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ ﴾ . قال : أنا أنظر في كتاب ربي ، ثم آتيك به ﴿ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾ . قال : فتكلم ذلك العالم بكلام ، دخل العرش تحت الأرض حتى خرج إليهم^(٣) .

/ حدثنا ابن عرفة ، قال : ثنى عمار^(٤) بن محمد ، عن عثمان بن مطير ، عن ١٦٣/١٩ الزهري ، قال : دعا الذي عنده علم من الكتاب : يا إلهنا وإله كل شيء ، إلهنا واحدا ، لا إله إلا أنت ، ائني بعرشيها . قال : فحثل بين يديه^(٥) .

حدثنا القاسم ، قال : ثنا الحسين ، قال : ثنا أبو سفيان ، عن معمر ، عن قتادة : ﴿ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ . قال : رجل من بني آدم - أحسبه قال : من بني

(١) في ت ١ ، والدر المنثور : « تملحها » .

والأثر ذكره ابن كثير في تفسيره ٢٠٢/٦ ، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ١٠٩/٥ إلى المصنف .

(٢) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٥/٩ من طريق أبي أسامة به .

(٣) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٧/٩ من طريق الحسن بن عرفة به ، وأخرجه أبو عبيد في الفضائل ص ١٨٠ ، وابن أبي شيبة ٥٣٨/١١ من طريق العلاء به ، وعزاه السيوطي في الدر المنثور ١٠٩/٥ إلى عبد بن حميد وابن المنذر .

(٤) في م : « حماد » . وينظر تهذيب الكمال ٢٠٤/٢١ .

(٥) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩ من طريق الحسن بن عرفة به .

إسرائيل - كَانَ يَتْلَمُ اسْمَ اللَّهِ [٥٣٤/٢] الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ^(١).

حدثني محمد بن عمرو ، قال : ثنا أبو عاصم ، قال : ثنا عيسى ، وحدثني الحارث ، قال : ثنا الحسن ، قال : ثنا ورقاء ، جميعاً عن ابن أبي نجيح ، عن مجاهد قوله : ﴿ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ . قال : الاسم الذي إذا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وهو : يا ذا الجلال والإكرام ^(٢).

حدثني عن الحسين ، قال : سمعت أبا معاذ يقول : أخبرنا عبيد ، قال : سمعت الضحاك يقول : قال سليمان لمن حوله : ﴿ أَتَيْتُم بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴾ . فقال عفریت : ﴿ أَنَا إِلَيْكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ ﴾ . قال سليمان : أريد أعجل من ذلك . فقال رجل من الإنس ﴿ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ . يعنى اسم الله الذي إذا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ^(٣).

حدثني يونس ، قال : أخبرنا ابن وهب ، قال : قال ابن زيد : ﴿ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا إِلَيْكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴾ : لا آتيك بغيره . أقول : غيره ؛ أمثله لك . قال : وخرج يومئذ رجل عابداً في جزيرة من ^(٤) البحر ، فلما سمع العفریت ، قال : ﴿ أَنَا إِلَيْكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرَفُكَ ﴾ . قال : ثم دعا باسم من أسماء الله ، فإذا هو يحمل بين عينيه ^(٥) . وقرأ : ﴿ فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ

(١) أخرجه عبد الرزاق في تفسيره ٨٢/٢ في تفسيره عن معمر به ، وأخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩ من طريق سعيد عن قتادة .

(٢) تفسير مجاهد ص ٥١٩ ، ومن طريقه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩ ، وعزه السيوطي في الدر المنثور ١٠٩/٥ إلى الفرهابي وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر .

(٣) ينظر تفسير ابن كثير ٢٠٢/٦ .

(٤) سقط من : ص ، ت ، ١ ، ت ، ٢ ، ف .

(٥) في ت ١ : و يديه .

فَقَضِيَ رَبِّي ﴿١﴾ . حتى بلغ : ﴿ فَإِنَّ رَبِّيَ غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴾^(١) .

حدثنا القاسم ، قال : ثنا الحسين ، قال : ثنى حجاج ، عن ابن جريج ، قال : قال رجل من الإنس . قال : وقال مجاهد : ﴿ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ﴾ علم اسم الله .

وقال آخرون : الذي عنده علم من الكتاب كان آصف .

ذَكَرُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ

حدثنا ابن حميد ، قال : ثنا سلمة ، عن ابن إسحاق ، قال : قال عفرية لسليمان : ﴿ أَنَا إِلَيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴾ . فرعموا أن سليمان بن داود قال : أتتني أعجل من هذا . فقال آصف بن برخيا - وكان صديقاً يعلم الاسم الأعظم الذي إذا دُعي الله به أجاب ، وإذا سُئل به أعطى - : ﴿ أَنَا ﴾ يا نبي الله ﴿ إِلَيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾^(٢) .

وقوله : ﴿ أَنَا إِلَيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ﴾ . اختلف أهل التأويل في تأويل ذلك ؛ فقال بعضهم : معناه : أنا أتيتك به قبل أن يَصِلَ إليك من كان منك على مدِّ بصرِكَ^(٣) .

ذَكَرُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ

حدثنا القاسم ، قال : ثنا الحسين ، قال : ثنى إبراهيم ، قال : ثنا إسماعيل بن أبي

(١) ذكره القرطبي في تفسيره ٢٠٥/١٣ بنحوه .

(٢) أخرجه أوله ابن أبي حاتم في تفسيره ٢٨٨٦/٩ من طريق سلمة ، عن ابن إسحاق ، عن يزيد بن رومان ، وأخرجه آخره في ٢٨٨٧/٩ من طريق سلمة ، عن ابن إسحاق .

(٣) في م : هـ البصر .

تَفْسِيرُ الطَّبْرِیِّ جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ

لَاِبْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبْرِیِّ
(٢٢٤هـ - ٢٦٠هـ)

مُتَحَقِّقُ
الدُّكْتُورُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُحْسَنِ التُّرْكِيُّ
بِالتَّعَاوُنِ مَعَ
مَرْكَزِ الْبَحْثِ وَالدراسَاتِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْإِسْلَامِيَّةِ
بِدَارِ هَجَرَ

الدُّكْتُورُ عَبْدُ السَّامِدِ حَسَنُ يَمَامَةُ
الْجُزْءُ الثَّامِنُ عَشَرَ

هَجَرَ

لِلطَّبَاعَةِ وَالنَّشْرِ وَالتَّوْزِيعِ وَالْإِعْلَانِ

اور سمجھ عطا کر رکھی تھی اس نے کہا: اَنَا اَتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَزِيَّتَكَ إِلَيْكَ طَرَفُكَ فرمایا: لے آ۔ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے نبی ہیں اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسے لے آئے گا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس عرش کو لے آیا۔

آنحواں قول بھی ہے: وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے، یہ امام نخعی کا قول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے اس تعبیر کی بنا پر علم الکتاب سے مراد کتب منزلہ کا علم ہے یا لوح محفوظ میں جو ہے اس کا علم ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملکہ بلقیس کی طرف مکتوب کا علم۔ ابن عطیہ نے کہا: جس پر جمہور کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جس کا نام آصف بن برخیا تھا۔ روایت بیان کی گئی ہے: انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اپنی نظر اٹھائیے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے نظریں کی طرف اٹھائی تو تخت کو دیکھا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی نظر واپس نہ کی مگر وہ تخت آپ کے پاس موجود تھا۔ مجاہد نے کہا: اس سے مراد اتنی طویل نظر ہے جس سے آنکھ تھک ہار کر واپس ہو جاتی ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس سے مراد اتنا وقت ہے جس میں انسان آنکھ کھولتا ہے پھر پلک جھپکتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح تو کہتا ہے: اَفْعَلْ كَذَا فِي لَحْظَةِ عَيْنٍ میں یہ کام آنکھ جھپکنے کے وقت میں کر گزرتا ہوں۔ یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگر یہ فعل حضرت سلیمان کی جانب سے ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ اگر یہ آنصف یا کسی اور ولی کی جانب سے ہوتا ہے تو یہ کرامت ہوگی۔ اور ولی کی کرامت نبی کا معجزہ ہوا کرتا ہے۔ قشیری نے کہا: جس نے یہ کہا: اَلَّذِي عِنْدَهُ عِلْمُ قَلْبِ الْكَتَبِ سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں تو اس نے اولیاء کی کرامت کا انکار کیا ہے۔ حضرت سلیمان نے عفریت سے کہا: اَنَا اَتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَزِيَّتَكَ إِلَيْكَ طَرَفُكَ ان کے نزدیک یہ کام عفریت نے نہیں کیا اس لیے نہ یہ معجزات میں سے ہے اور نہ ہی کرامات میں سے ہے کیونکہ جن تو اس قسم کے افعال کرنے پر قادر ہوتے ہیں ایک حال میں دو جگہ ایک جوہر کے متحقق ہونے کے بارے میں واقع ہونے کا قطعی حکم نہیں لگایا جاتا، بلکہ یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرق کی انتہا میں ایک جوہر کو معدوم کر دے پھر دوسری حالت میں اسے لوٹا دے عدم کے بعد، یہی حالت اقصی مغرب میں دوتی ہے یا درمیانی اماکن کو وہ معدوم فرما دیتا ہے پھر اسے اٹھاتا ہے۔ قشیری نے کہا: وہب نے اسے امام مالک سے روایت کیا ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اسے ہوا میں لایا گیا: یہ مجاہد کا قول ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور عرش کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جتنا فاصلہ کوفہ اور حیرہ کے درمیان تھا۔ امام مالک نے کہا: وہ تخت یمن میں تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام شام میں تھے۔ تغایر میں ہے ملکہ بلقیس کے عرش کی جگہ کو پھاڑا گیا پھر اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے نکالا گیا۔ عبد اللہ بن شداد نے کہا: زمین کے نیچے سے ایک سوراخ سے عرش ظاہر ہوا۔ کیا ہوا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ آپ کے پاس ثابت تھا۔ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِي رَبِّي یہ مدد اور قدرت میرے رب کے فضل سے ہے۔ لِيَجْزِيَكَ أَنْفُسُ نے کہا: معنی ہے وہ مجھے دیکھے۔ اَسْأَلُكُمْ أَمْ اَتْلُفُّكُمْ دوسرے علماء نے کہا: لِيَجْزِيَكَ کا معنی ہے لیتے بعدنی یہ مجاز ہے، ابتلاء کا اصل معنی آزمانا ہے، یعنی وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کی نعمت کا شکر بھالاتا ہوں یا میں اس کی

ابن لہیعہ نے کہا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ ابن زید نے کہا: جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ ایک صالح آدمی تھا جو سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں رہتا تھا وہ اس روز زمین میں سکونت پذیر افراد کو دیکھنے کے لیے نکلا تھا؛ کیا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے یا کہ نہیں۔ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو پایا اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کے وسیلہ سے دھاک کی تو عرش لے آیا گیا۔ ساتواں قول ہے: یہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا اس کا نام یسلیخا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتا تھا؛ قشیری نے اسے ذکر کیا ہے۔ ابن ابی بزرہ نے کہا: وہ آدمی جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس کا نام اسطوم تھا وہ بنی اسرائیل میں بڑا عبادت گزار تھا؛ غزنوی نے اسے ذکر کیا ہے۔ محمد بن منکدر نے کہا: وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہی تھے۔ خبردار لوگ خیال کرتے ہیں ان کے پاس کوئی نام تھا یہ بات اس طرح نہیں۔ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا جو عالم تھا اللہ تعالیٰ نے اسے علم

فَضْلٍ سَاقٍ لِّمَنْ لَّمْ يَشْكُرْ أَمْ أَكْفَرُ ۚ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ
كَفَرَ فَإِنَّ سَاقٍ غَنِيٍّ كَرِيمٍ ۝

”سو جب قاصد آپ کے پاس (ہدیہ لے کر) آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو (سنو!) جو عطا فرمایا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ہے بلکہ تم اپنے ہدیہ پر پھولے نہیں رہے (گویا کوئی بڑی نادر چیز لائے ہو) تو واپس چلا جا ان کے پاس اور ہم آرہے ہیں ان کی طرف ایسے لشکر لے کر جس کے مقابلہ کی ان میں تاب نہیں اور ہم یقیناً نکال دیں گے انہیں اس شہر سے ذلیل کر کے اور وہ خوار اور رسوا ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: اے (میرے) درباریو! کون تم سے لے آئے گا میرے پاس اس تخت کو اس سے پہلے کہ وہ آجائیں میری خدمت میں (فرمانبردار بن کر) عرض کی ایک عفریت نے جنات میں سے (حکم ہو تو) میں لے آتا ہوں آپ کے پاس اس سے پیش ازیں کہ آپ کھڑے ہوں اپنی جگہ سے اور بے شک میں اس کو اٹھالانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں (اور) امین بھی ہوں۔ عرض کی اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا (اجازت ہو تو) میں لے آتا ہوں اے آپ کے پاس اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے پھر جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ رکھا ہوا ہے آپ کے نزدیک تو فرمانے لگے: یہ میرے رب کا فضل (و کرم) ہے تاکہ وہ آزمائے مجھے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جس نے شکر کیا تو وہ شکر کرتا ہے اپنے بھلے کے لیے اور جو ناشکری کرتا ہے (وہ اپنا نقصان کرتا ہے) بلاشبہ میرا رب غنی ہے (اور) کریم بھی۔“

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَنُ قَالَ أَتَيْدُ ذَنْبًا لِّمَالٍ قاصد حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہدیہ لایا فرمایا: أَتَيْدُ ذَنْبًا لِّمَالٍ حمزہ، یعقوب اور اعش نے ایک نون مشددہ اور اس کے بعد یا ثابتہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ باقی قراء نے دونوں پڑھے ہیں: یہ ابوعبید کا پسندیدہ قول ہے، کیونکہ تمام مصاحف میں دونوں ہیں۔ اسحاق نے نافع سے یہ قراءت نقل کی ہے أَتَيْدُ ذَنْبًا لِّمَالٍ نون ہے مخفف ہے بعد میں یا ہے جو لفظوں میں ہے۔ ابن انباری نے کہا: اس قراءت میں واجب ہے کہ وقف کے وقت یا کو ثابت رکھا جائے تاکہ مصحف کے بچوں کے ساتھ موافقت ہو جائے۔ اصل نون مشددہ ہے اس جگہ تشدید میں تخفیف کی گئی ہے جس طرح اشهد انت عالم میں تخفیف کی گئی ہے اصل انت عالم ہے۔ اسی معنی پر اس نے بنا کی جس نے پڑھا: یشاقون فیہم۔ اتحاجون فی اللہ۔ عربوں نے کہا: الرجال یضربون ویقصدون اصل میں یضربون ویقصدون ہے کیونکہ یہ یضرب ہونہی اور یقصد نونہی کا ادغام ہے۔ شاعر نے کہا:

تَرْهَبِينَ وَالْجِيدُ مِنْكَ لِيَلِينِ وَالْحَسَا وَالْبُغَاؤُ وَالْعَيْنَانِ

اصل میں ترہبینی ہے اس میں تخفیف کی گئی۔ أَتَيْدُ ذَنْبًا لِّمَالٍ کا معنی ہے کیا تم میرے مال میں اضافہ کرتے ہو جب کہ تم میرے اموال کا مشاہدہ کر رہے ہو۔

فَمَا أَثَنَ اللَّهُ حَيْثُ وَثَّأْتُكُمْ اللَّهُ تَعَالَى نَے اسلام، ملک اور نبوت کی صورت میں جو کچھ عطا کیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو



آلائشوں کو زائل کرتا ہے ہدیہ دینے والے اور جس کو ہدیہ دیا جائے ان میں باہمی ملاقات اور صحبت کی چاشنی پیدا کرتی ہے جس نے کہا کتنا اچھا کہا:

هَدَايَا النَّاسِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَوَلَّدَ فِي قُلُوبِهِمُ الْوَصَالَا
وَتَزَرَعُ فِي الضَّمِيرِ هَوًى وَوَدًّا وَ تَكْسِبُهُمْ إِذَا حَضَرُوا جَمَالًا

لوگوں کے ایک دوسرے کو ہدایا ان کے دلوں میں باہمی محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ ضمیر میں محبت کا بیج بوتے ہیں اور جب وہ حاضر ہوتے ہیں تو انہیں جمال عطا کرتے ہیں۔

إِنَّ الْهَدَايَا لَهَا حَظٌّ إِذَا وَرَدَتْ أَحْظَىٰ مِنَ الْإِبْنِ عِنْدَ الْوَالِدِ الْحَدِيثِ

ہدایا جب بیٹے کی جانب سے واقع ہوں تو شفیق باپ کے نزدیک ان کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر 5۔ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: ”تمہارے جلیس ہدیہ میں تمہارے ساتھ شریک ہیں“ (1) اس کے معنی میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: یہ ظاہر معنی پر محمول ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: کرم اور مروت کی بنا پر ان کے ساتھ شریک ہیں اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابو یوسف نے کہا: یہ پھلوں وغیرہ میں ہے۔ بعض نے کہا: وہ ہدیہ کی بجائے سرور میں شریک ہیں۔ خبر اصحاب صفہ، گلی والے اور فقراء کے لیے وقف کیے گئے مکانات پر محمول ہے۔ اگر وہ فقہاء میں سے فقیہ ہو تو اس میں اصحاب کی کوئی شرکت نہ ہوگی۔ اگر وہ ان لوگوں کو شریک کرے تو اس کی سخاوت ہوگی۔

مسئلہ نمبر 6۔ قَنْظَرْنَا يَوْمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ یہاں ناظرہ، منتظرہ کے معنی میں ہے۔ قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے وہ اپنے اسلام اور اپنے شرک میں سمجھ دار تھی۔ وہ جانتی تھی کہ ہدیہ لوگوں کے ہاں بڑی شان رکھتا ہے۔ یوم میں الف ساقط ہو گیا ہے تاکہ ما استفہامیہ اور ما خبریہ میں فرق کیا جائے۔ بعض اوقات اس کا ثابت کرنا بھی جائز ہے۔ شاعر نے کہا:

عَلَىٰ مَا قَامَ يَشْتَمُنِي لَيْتِمُ كَخَنْزِيرٍ تَسْرُغُ فِي رَمَادٍ

کینہ آدمی مجھے ملامت کرنے لگا جس طرح خنزیر رکھ میں لینا ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَنَ قَالَ اتَّبِدُونِي بِمَالٍ ۖ فَمَا آتَىٰ اللَّهُ خَيْرَ مِمَّا أَسْأَلُكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ
بِهَدْيَتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝ إِرْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِخُلُودٍ لَا قَبْلَ لَهُمْ بِهَا
وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا
قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ
مِنْ مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْكَ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا
آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ

1۔ صحیح بخاری، کتاب العہدۃ وفضلہا التحریض علیہا، باب من العہدی لہ عہدۃ، جلد 2، صفحہ 355، (روایت باسن)

الجامع لاحكام القرآن
معروف بہ

تفسیر قرطبی جلد ہفتم

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبیؒ

متن قرآن کا ترجمہ: جنس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

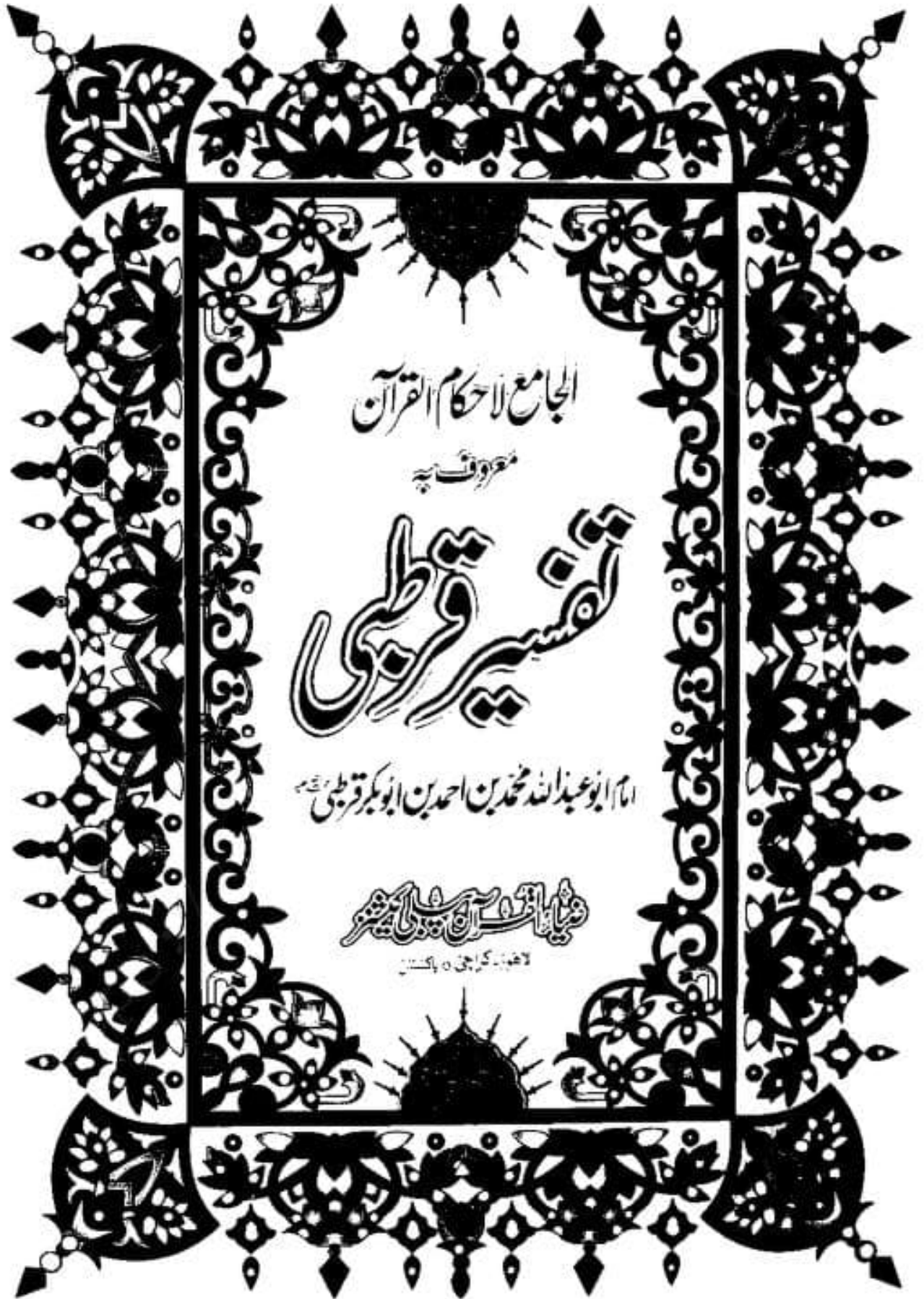
مولانا محمد انور مگھالوی مولانا شوکت علی حسینی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بمبیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان



تفسیر قرطبی

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر قرطبی رحمہ اللہ

ترجمہ قرآن

فضیلا الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ

نظر اہتمام

ادارہ فضیلا المصنفین بحیرہ شریف

فضیلا القرآن

لاہور، کراچی، پاکستان